نماز کی رپورٹ

ہمارے کچھ دوست نئے نئے تحریک اسلامی سے منسلک ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے ہیں، لیکن نماز کی ماہانہ رپورٹ دینے سے گریزاں ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ اگر عمداً نماز قضا کی جائے تو بہت بڑا گناہ ہے، لیکن اس گناہ پر دوسرے لوگوں کو گواہ بنانا اور اس گناہ کی تشہیر کرنا گناہ میں مزید اضافے کا باعث ہوتا ہے۔ کچھ دوستوں کا خیال ہے کہ یہ طریقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اگر ثابت ہے تو اس کا حوالہ دیا جائے، اگر نہیں تو اسے بدعت تصور کرتے ہوئے ترک کر دیا جائے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمایا جائے۔

جو اعمال پبلک کے سامنے ادا کرنا ضروری ہوں، ان کے بارے میں رپورٹ لینے اور دینے میں مجھے کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ حضرت عمرؓ فجر کی جماعت کے لیے خود لوگوں کو اٹھاتے ہوئے مسجد جایا کرتے تھے۔ جو لوگ مسجد کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے، ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ گچھ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ بعض دفعہ میں سوچتا ہوں کہ کسی اور کو امام بناؤں اور جا کر ان کے گھر جلا دوں جو جمعہ کی نماز میں نہیں آتے، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا۔ جو اعمال پبلک کے سامنے کرنا ضروری نہیں ہیں مثلاً نوافل، رات کی نماز یا زکوٰۃ کے سوا دوسرے صدقات، ان کے بارے میں عمومی سوال و تذکیر میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن باقاعدہ رپورٹ لینا اور نہ کرنے کا اعتراف کرانا میری نظر میں مناسب نہیں ہے۔ رہے وہ گناہ جن پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا ہے، ان کا اعتراف کرنے یا کرانے سے احادیث میں منع کیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں اس چیز کی بھی مذمت کی گئی کہ جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہو اور وہ خود اس کو چاک کر دے۔ کئی احادیث میں مسلمان کے عیوب کی ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے۔

یہ اصول بھی سامنے رہنا چاہیے کہ ہر وہ کام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا ہو اس کا کرنا لازماً ایسی بدعت نہیں جو ممنوع ہو۔ اگر ایسا ہو پھر تو جماعت سازی، دستور اور قواعد و ضوابط کا بنانا، رکنیت کے لیے فارم بھروانا اور اس قسم کی تمام ترچیزیں بدعت قرار پائیں گی۔ یہ چیزیں اپنی موجودہ شکل صورت میں نبی کریمؐ کی سنت سے ثابت نہیں، لیکن انھی مقاصد کی تکمیل کے لیے ذریعہ ہیں جو حضورؐ سے ثابت ہیں۔ (خرم مراد)

قادیانیوں سے تعلقات

ہمارے نواحی دیہات میں قادیانیوں کی کافی تعداد آباد ہے جس کے ساتھ ہم لوگوں کے تعلقات برسوں پرانے ہیں۔ ہم لوگ ان کے ساتھ کھانا بھی کھا لیتے ہیں، ان کے شادی بیاہ میں بھی شامل ہوتے ہیں جبکہ

عام علماکرام قادیانیوں سے معانقہ کرنے' بات کرنے اور لین دین کرنے تک سے منع کرتے ہیں۔ ان حالات میں تحریک اسلامی کے کارکن کا رویہ کیا ہونا چاہیے جب کہ اس پر پوری انسانیت کی ہدایت کی ذمہ داری ہے' اور یہ ذمہ داری بغیر تعلقات کے پوری نہیں کی جاسکتی۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر فرمایئے۔

غیر مسلموں سے تعلقات کے بارے میں' میرے نزدیک رہنما سورہ الممتحنہ کی یہ آیت ہے۔ "وہ اللہ تعالیٰ تمھیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ تم (کفار اور مشرکین میں سے) ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے تمھارے ساتھ جنگ نہیں کی اور تمھیں گھروں سے نہیں نکالا"۔ کہا جاسکتا ہے کہ مرتد اور کافر میں فرق ہے۔ لیکن کسی کو مرتد قرار دے کر اس پر شرعی احکام نافذ کرنا عدالتوں کا کام ہے نہ کہ افراد کا۔ یہ سوال بھی غور طلب ہے کہ جو خود مرتد نہیں ہوئے بلکہ کسی مرتد کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں' اور اس لحاظ سے نسلی کافر ہیں' کیا ان پر بھی مرتد کے احکام کا اطلاق ہوگا؟

میرا خیال ہے کہ آپ ایک ایسے اچھے انسان اور اچھے مسلمان کی رَوِش اختیار کریں جو راہِ ہدایت کی طرف دعوت کی اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہتا ہے۔ بالکل سوشل بائیکاٹ اور بے روک ٹوک معاشرتی تعلقات کے درمیان حسنِ سلوک کے ساتھ ضروری روابط رکھنے کی راہ نکالی جاسکتی ہے۔

(خرم مراد)

سود کی مجبوری

کوئی فرد جماعت اسلامی کا رکن نہیں بن سکتا جس کا کاروبار معصیت فاحشہ کے ضمن میں آتا ہو۔ ہمارے چند احباب ایسے ہیں جو اپنے جائز کاروبار (مثلاً گارمنٹ اور دواؤں کے کاروبار) کے سلسلے میں بنکوں سے لین دین کرتے ہیں اور یہ کرنے پر مجبور ہیں۔ براہِ کرم ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ مذکورہ دفعہ کے تحت تو نہیں آتے؟ کیا وہ رکن بن سکتے ہیں۔ ایک اور صاحب ملازمت کے سلسلے میں واپڈا والوں سے لین دین پر مجبور ہیں' ورنہ واپڈا والے بجلی کاٹ سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بتایئے۔

بنک کے ساتھ سودی لین دین جائز نہیں ہے اور سودی لین دین کرنے والا معصیت فاحشہ میں مبتلا ہونے کی بنا پر جماعت کا رکن نہیں بن سکتا۔ البتہ غیر سودی کاروبار بنک کی وساطت سے کیا جائے تو موجودہ حالات میں درگزر کے قابل ہے۔ دکان اور دواؤں کے کاروبار کے سلسلہ میں بنک کے ذریعہ رقوم کا لین دین جائز ہے۔ یعنی خریدار یا بائع کو بنک کے ذریعہ رقم بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح بائع بنک کے ذریعہ ادویہ ارسال کرسکتا ہے۔